علامہ عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

حضرت مولانا

ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب

محدث عظیم آبادیؒ

۱۲۷۳ھ_______________۱۳۲۹ھ

نام ونسب

محمد شمس الحق نام، ابو الطیب کنیت والد ماجد کا اسم گرامی شیخ امیر علی۔ سلسلہ نسب: شیخ امیر علی بن شیخ مقصود علی بن مولانا فاضل شیخ غلام حیدر بن شیخ ہدایت اللہ بن شیخ محمد زاہد بن شیخ نور محمد بن شیخ علاء الدین تا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

بنابریں آپ صدیقی شیخ تھے۔

ولادت

بتاریخ ۲۷ ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ عظیم آباد (پٹنہ، ہند) کے محلّہ رمنہ میں ولادت باسعادت ہوئی۔ بچپن میں یعنی ۱۲۸۴ھ میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا بڑے ماموں مولوی محمد احسن کی زیرنگرانی تربیت پائی۔ وہی ہر طرح کے کفیل تھے۔ پانچ سال کی عمر تھی کہ والدہ ماجدہ اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے میکہ یعنی ڈیانواں (ضلع پٹنہ ہی کے ایک قصبہ) میں آئیں۔ چنانچہ آپ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

تعلیم

۱۲۷۸ھ میں (جبکہ عمر چھ سال کی تھی) مقامی مکتب میں آپ کی بسم اللہ ہوئی اور مولانا محمد ابراہیم (ف ۱۲۸۳ھ) نے پہلی دفعہ آیت مبارکہ اقراء بسم ربک الذی خلق پڑھائی۔ پھر قرآن مجید ڈیانواں ہی میں حافظ اصغر علی مرحوم رامپوری سے ختم کیا۔ پھر اس وقت کے مروجہ نصاب کی ابتدائی فارسی درسیات مولوی سید راحت حسنین سے پڑھیں۔ اسی اثنا میں بعض ابتدائی درسیات نحو اور معقول کے ایک ماہر عالم مولوی عبدالحکیم صاحب شیخ پوروی سے بھی پڑھنے کی نوبت آئی۔ ۱۲۸۸ھ میں عمدۃ المعقول والمنقول، حاوی فروع واصول مولانا لطف العلی البہاری (ف ۱۲۹۶ھ) سے شرح جامی، قطبی، میبذی، شرح وقایہ، اصول الشاشی، نورالانوار اور کنز الدقائق وغیرہ متوسطات کتب کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے علاوہ حدیث شریف میں سنن ترمذی بھی پڑھی۔ مولانا لطف العلیؒ کو مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی، مولانا فضل حق خیرآبادیؒ اور مولانا سید محمد نذیر حسینؒ سے تلمذ حاصل تھا۔ اسی درمیان اپنے ماموں مولانا نور احمد صاحب (۱) سے بھی پڑھتے رہے۔ ۱۲۹۱ھ تک تو اپنے مسکن ڈیانواں میں تعلیم جاری رکھی لیکن ۱۲۹۲ھ میں تحصیل علم کے لیے لکھنؤ چلے گئے اور تقریباً ایک سال تک مولوی فضل اللہ بن مولوی نعمت اللہ لکھنوی سے معقول کی مزید کتابیں پڑھا کیں۔ پھر ۲۶ محرم ۱۲۹۴ھ میں امام العلماء مولانا قاضی محمد بشیر الدین بن مولانا کریم الدین القنوجیؒ (۱۲۳۴ھ-۱۲۹۶ھ (۲)) سے اکتساب کے لیے مرادآباد چلے گئے۔ قاضی صاحب کے ہاں بقیہ کتب درسیہ معقول ومعانی کی تحصیل وتکمیل میں مشغول ہو گئے۔ بلکہ ترجمہ قرآن پاک اور قدرے مشکوۃ المصابیح بھی قاضی صاحب موصوفؒ سے پڑھی، ۱۲۹۵ھ میں دہلی آ گئے

یہاں حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث (۳) کی خدمت بابرکت میں پورا سال حاضر رہ کر علم تفسیر وحدیث کی تحصیل اوران کی سند تکمیل حاصل کر کے محرم ۱۲۹۶ھ میں اپنے مکان موضع ڈیانواں (ضلع پٹنہ) میں واپس آگئے اور شغل تصنیف وتالیف میں مصروف رہے۔۱۳۰۲ھ و۱۳۰۳ھ میں دوسری دفعہ پورے دوسال پھر حضرت میاں صاحبؒ (مولانا سید محمد نذیر حسینؒ) کی خدمت اقدس میں رہے۔ان تین برسوں میں آپ نے حضرت میاں صاحب سے خوب خوب اکتساب علوم کیا۔ترجمہ قرآن مجید،تفسیر جلالین،صحاح ستہ،مؤطا امام مالک،سنن دارمی،سنن دارقطنی اور شرح نخبہ وغیرہ کتب کمال ضبط و اتقان اور تحقیق وتدقیق سے پڑھیں۔اکثر تمام وکمال اور بعض کے اطراف اول وآخر مواضع متفرقہ۔اس اثنا میں بہت سے فتاویٰ بھی لکھے (فتاویٰ نذیریہ میں آپ کے بعض فتاویٰ غالباً اسی دور کے ہوں گے)،ان ہی سالوں میں (یعنی ۱۳۰۱ھ) میں شیخ العلماء قاضی حسین بن محسن الانصاری یمانی (۴) محدث ثم بھوپالی سے صحاح ستہ کے اطراف پڑھ کر اجازہ حاصل کیا۔

خدمات

۱۳۰۴ھ میں مستقل طور پر ڈیانواں میں قیام پذیر ہوگئے اور درس وتدریس،وعظ وتذکیر،افتاء وتصنیف میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔بہت سے لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا عرب وایران کے طلبا تک نے آپ سے استفادہ کیا۔فتاویٰ بے شمار لکھے۔سارا وقت تذکیر،تدریس اور تالیف میں بسر ہوتا تھا،معاشی طور پر اچھے صاحبِ حیثیت بھی تھے۔کتب حدیث ورجال کے جمع کرنے سے بہت شغف تھا شاید اسی وجہ سے آپ کے کتب خانے میں اس موضوع پر بڑی نادر کتابیں موجود ہوگئیں تھیں،پرانے عربی رسم الخط بلا تکلف پڑھتے تھے۔حدیث وعلماء حدیث سے بے حد محبت تھی۔طلبہ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔اشاعت علوم حدیث کی سعی میں لگے رہتے۔۱۳۱۱ھ میں زیارت حرمین سے مشرف ہوئے۔

وفات

۱۳۲۹ھ میں چھپن برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔رحمہ اللہ تعالیٰ

تصنیفات

۱-۲- سنن أبي داوٗد کی دو شرحیں ایک مبسوط یعنی **غاية المقصود** جو صرف ایک بار شائع ہوکر رہ گئی دوسری اس کی تلخیص **عون المعبود**.

۳-**مقدمه غاية المقصود**. یہ گو بطور مقدمہ ہے مگر بلحاظ اپنے مشتملات اور معلومات نادرہ کے مستقل تالیف کی حیثیت رکھتا ہے۔جو بڑے سائز اور باریک خط کے اٹھارہ صفحات تک پھیلا ہوا ہے،پارہ اول **غاية المقصود** کے اول میں مطبوع ہے۔

۴-**التعليق المغني علىٰ سنن الدارقطني**. دو جلدوں میں اس مبارک سنن کی غیر مسبوق شرح دہلی سے بڑے سائز پر اسے غالباً حضرت مصنف نے شائع کرایا تھا،چار سال ہوئے ہیں کہ مدینہ منورہ سے پھر عمدہ طریقے سے طبع ہوگئی ہے۔

۵-**إعلام اهل العصر باحكام ركتي الفجر**. تحقیقات عالیہ اور محدثانہ طرز تالیف کا شاہکار۔دہلی سے ایک مجموعہ کے ساتھ مولاناؒ نے غالباً خود ہی شائع کرائی تھی،اب نایاب ہے ضرورت ہے کہ اس کو الگ سے عمدہ ٹائپ پر طبع کرایا جائے۔

۶-**غنية الالمعي**. اس کتابچے میں تین مسئلوں کی مدلل تحقیق ہے (الف) کسی حدیث کے بارے میں 'لا يثبت' کہا جاتا ہے اور کہیں 'لا يصح' کہا جاتا ہے ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ (ب) حدیث **وضع الايدى علىٰ الصدر** کے متعلق حافظ ابن القیمؒ کے اس قول کی تحقیق (اعلام الموقعین) (ج) میت کی طرف سے قربانی اور اس کو وصول ثواب کا بحث۔یہ رسالہ معجم صغیر طبرانی سے ساتھ ملحق ہوکر دہلی سے طبع ہو چکا ہے۔

۷-**المكتوب اللطيف الىٰ المحدث الشريف**. یہ ایک طرح کا ثبت ہے جس میں مسئلہ اجازت عامہ پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔یہ کتابچہ بھی ایک مجموعے میں طبع ہو چکا ہے۔

یہ سب کتابیں اور کتابچے عربی میں ہیں اور مطبوع ہیں۔عربی میں غیر مطبوع کتابوں چند تالیفات کا پتہ چلا ہے لیکن کیفیت معلوم نہ ہوسکی۔

۸- **نهاية الرسوخ فى معجم الشيوخ**.

۹- هدية اللوذعي بنكات سنن الترمذی. معلوم نہیں کتنی لکھی اور کہیں موجود بھی ہے یا نہیں۔

۱۰-النجم الوهاج فی شرح مقدمه الصحیح مسلم بن الحجاج.

۱۱- تعلیق اسعاف المبطا برجال المؤطا. حافظ سیوطیؒ کے رسالہ متعلقہ رجال موطا پر حاشیہ۔

۱۲- فضل الباری شرح ثلاثیات البخاری.

۱۳-النور اللامع فی اخبار الصلوة یوم الجمعة علی النبی الشافع (غیر مطبوعہ)۔

۱۴- تحفة المتهجدین الاخیار فی معیار صلوة الوتر و قیام رمضان عن النبی المختار (غیر مطبوعہ)۔

۱۵- تذکرة النبلاء فی تراجم العلماء (فارسی غیر مطبوعہ)۔

۱۶- تفریح المتذکرین فی ذکر کتب المتاخرین (فارسی غیر مطبوعہ)۔

۱۷-الاقوال الصحیحه فی احکام النسیکه (فارسی)۔

۱۸- عقود الجمان فی جواز [تعليم]الکتابة للنسوان (فارسی) موضوع نام سے ظاہر ہے۔فاضلانہ تحقیق،سبل السلام طبع دہلی کے آخر میں مطبوع ہے۔

۱۹-القول المحقق فی تحقیق اخصاء البهائم (فارسی) مجموعہِ اعلام اهل العصر کے ساتھ طبع ہوا ہے۔

۲۰-الکلام المبین فی الجہر بالتامین (اردو مطبوع)۔

۲۱-التحقیقات العلیٰ باثبات فرضیۃ الجمعۃ فی القریٰ (اردو مطبوع)۔

۲۲-رسالہ ردّ تعزیہ۔

۲۳-المطالب الرفیعہ فی مسائل النفیسہ۔

حواشی

(۱) صاحبِ ترجمہ نے اپنے ان ماموں صاحب کا ذکر حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں کیا ہے (مقدمہ غایۃ المقصود:۱۳)

(۲) مولانا محمد بشیر الدین قنوجی کا تذکرہ صاحب ترجمہ نے مقدمہ غایۃ المقصود کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

(۳) یعنی حضرت میاں صاحب محدث دہلوی ف۱۳۰۲ھ جن کا والہانہ تفصیلی تذکرہ صاحب ترجمہ نے مقدمہ غایۃ المقصود میں تحریر فرمایا۔

(۴) وفات ۱۳۲۷ھ آپ کا تذکرہ بھی مولانا نے مقدمہ غایۃ المقصود میں خوب لکھا ہے۔اس خاکسار نے بھی محدث یمانی کا ترجمہ مناسب تفصیل کے ساتھ مقدمہ التعلیقات السّلفیہ میں ذکر کردیا ہے۔شائقین مراجعت فرما سکتے ہیں۔